AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 3, Issue 2, December 2019, PP: 143-154
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

Scan for download

مصنوعی تخم ریزی کے ثبوت میں علامہ غلام رسول سعیدی کا منفرد اسلوب استدلال

The Distinct Inferring Pattern of ʻAllāma Ghulām Rasōl Saʻeedī Regarding Artificial Insemination

Muhammad Ashfaq [1], Dr Mufti Muhammad Karim Khan [2]
Doctoral Candidate, Assistant Professsor
Imperial College of Business Studies, Lahore, Pakistan

ARTICLE INFO

DOI:

***Keywords**:*
Islamic Jurisdiction, Emerging Issues, Medical Sciences, Artificial insemination, anti-Islam Element.

ABSTRACT

It is the excellence of our Islamic scholars that they endeavored hard to bring Islamic jurisdiction in the contemporary emerging issues. Our history shines with the glitters of such great personalities. ʻAllāma Ghulām Rasōl Saʻeedī was one of such figures whose narratives on various issues of the modern world are worthwhile. As we know that the rapid evolution of medical science has raised many issues that were never before the Muslim jurist in the last centuries. Medical science has encompassed all human life in entirely different way than past especially artificial and modern methods to birth of human being like artificial insemination. Artificial insemination is perhaps the most talked about issue of the modernistic world. There are two schools of thought in this concern, some favor it blindly and blatantly and the other raises strict objections on this view and relate it as anti-Islam element. ʻAllāma Saʻeedī wisely bridged the gulf. This article deals with the reasoning of this new issue in the distinct inferring pattern by ʻAllāma Saʻeedī.

Corresponding author's email: drkarim@imperial.edu.pk

CC BY

تمہید:

دورِ حاضر میں زمانہ جس تیزی کے ساتھ دین سے دوری کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے، اس کی ایک وجہ بعض اہلِ علم کی محدود سوچ اور تحقیق سے دوری بھی ہے، یہی سبب ہے کہ آج بعض پڑھی لکھی عوام یہ کہتی نظر آتی ہے کہ "اسلام ہمارے مسائل کا صحیح حل پیش کرنے سے قاصر ہے۔۔۔ بظا ہر یہ ایک فرسودہ نظام معلوم ہوتا ہے جس میں عصرِ حاضر کے مسائل کا یکسر حل نہیں ملتا۔۔ قرآن و سنت کے مسائل ایک محدود مدّت کے لیے تھے۔۔۔فقہی مسائل کا جدید معاملات کے ساتھ دور کا واسطہ بھی نہیں ۔۔۔ وغیر ذالک"

یہی وجہ ہے کہ اہلِ علم اس نے طوفانِ بد تمیزی اور گمراہی کا رخ موڑنے کے لیے ان موضوعات پر مستقل تحریریں لکھی ہیں اور ان تمام اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں جو آج کل کے پڑھے لکھے طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا پر گاہے بگاہے کرتے رہتے ہیں۔انہیں شخصیات میں سے ایک نمایاں نام عصرِ حاضر کے نامور عالم دین علامہ غلام رسول سعیدی(۱۹۳۷ء۔۲۰۱۶ء)[1] کا ہے۔ آپ کی کتب کا خاصہ ہے کہ ان میں عصرِ حاضر کے تمامی اہم مسائل کو بڑے نظم کے ساتھ معیارِ تحقیق و تدقیق اور عوام الناس کی آسانی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بڑے سہل انداز میں دلائل و براہین کے ساتھ زیرِ بحث لایا گیا ہے،انہیں مسائل میں سے مصنوعی تخم ریزی کے جواز پر زیرِ نظر مقالہ میں علامہ سعیدی کا موقف پیش کیاجائے گا۔

مصنوعی تخم ریزی یا غیر فطری طریقہ سے حصولِ اولاد بھی ایک جدید اور توجہ طلب مسئلہ ہے اور دیگر اہم عصرِ حاضر کے مسائل کی طرح اہلِ علم کے درمیان مختلف فیہ ہے کہ آیاولادت وپیدائش کے فطری طریقے کے خلاف یہ عمل جائز ہے یاناجائز؟

اس ضمن میں سب سے پہلے مصنوعی تخم ریزی یاٹیسٹ ٹیوب (Test Tube) کی اصطلاح کی وضاحت کی جائے گی۔ پھر اس کے بعد مانعین اور مجوزین کے دلائل اور ان کا تجزیہ پیش کیاجائے گا نیز اس ضمن میں علامہ سعیدی کا منفرد اسلوب استدلال پیش کیاجائے گا۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا تعارف:

> "*In vitro* **fertilisation** (**IVF**) is a process by which an egg is fertilized by sperm outside the body: *in vitro* ("in glass"). The process involves monitoring and stimulating a woman's ovulatory process, removing ovum or ova (egg or eggs) from the woman's ovaries and letting sperm fertilize them in a fluid

medium in a laboratory. The fertilized egg (zygote) is cultured for 2–6 days in a growth medium and is then implanted in the same or another woman's uterus, with the intention of establishing a successful pregnancy.[2]

مصنوعی تخم ریزی یا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا طریقہ کار:

عورت کے بیضہ دانی سے جو نالی اس کے رحم تک جاتی ہے ماہواری کے چودھویں دن اس سے انڈہ نکلتا ہے اس وقت عمل تزویج کرنے سے مرد کا تولیدی جرثومہ بیضہ دانی کی اس نالی میں پہنچ کر نسوانی انڈے میں داخل ہو جاتا ہے اس کے بعد اس انڈے میں خلیے بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور وہ کاشت شدہ انڈہ اس نالی سے رحم کی طرف سفر شروع کر دیتا ہے نو دن کے بعد اس انڈے میں سولہ خلیے بنتے ہیں اور خلیات کو وہ مجموعہ رحم میں پیدا ہو جاتا اس کے بعد بچہ بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اگر کسی خرابی کی وجہ سے یہ کاشت شدہ انڈہ خلیات میں متشکل ہو کر رحم میں نہ آسکے تو اس مرحلے کے حصول کے لئے ٹیسٹ ٹیوب کی ضرورت پیش آتی ہے۔ یہ خرابی مرد کی بھی ہو سکتی ہے اور عورت کی بھی۔ مرد کے جرثومے اور نسوانی انڈے کو ایک ٹیوب میں رکھ دیتے ہیں اس ٹیسٹ ٹیوب میں جدید میڈیکل سائنس نے ایسی صلاحیت پیدا کر دی ہے کہ اس ٹیوب میں نسوانی نالی کی طرح عمل ہوتا ہے مرد کا جرثومہ نسوانی انڈے میں داخل ہو جاتا اور اس میں خلیات بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جب اس میں سولہ خلیات بن جاتے ہیں تو ان کو عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اور اگر عورت کے رحم میں کوئی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچہ بننے کا عمل نہ ہوتا ہو تو کسی اور عورت کے رحم میں (جو اس کی پیشکش کرے) اس انڈے کو رکھ دیا جاتا ہے۔

مانعین کے دلائل

بعض علماء کا مؤقف ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل مطلقاً ناجائز ہے اور یہ حضرات اپنے اس قول کی سچائی کے لیے اُس فطری طریقے کو پیش کرتے ہیں جو کہ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر بیان ہوا ہے، چنانچہ چند آیات پیشِ خدمت ہیں۔ سورۃ المومنون میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ٭ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾

"اور بیشک ہم نے آدمی کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔ پھر اسے پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو بڑی برکت والا ہے اللہ

سب سے بہتر بنانے والا ہے۔"

سورۃ الکہف میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾

"تو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نتھرے پانی کی بوند سے پھر تجھے ٹھیک مرد کیا۔"

سورۃ الحج میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ؕ وَ نُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ؕ وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ ﴿۵﴾

"اے لوگو اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی بوٹی سے نقشہ بنی اور بے بنی تاکہ ہم تمہارے لئے اپنی نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقرر میعاد تک پھر تمہیں نکالتے ہیں بچہ پھر اس لئے کہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب میں نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے کہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے اور تو زمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا تر و تازہ ہوئی اور ابھر آئی اور ہر رونق دار جوڑا اُگا لائی۔"

سورۃ الفاطر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿۱۱﴾

"اور اللہ نے تمہیں بنایا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں کیا جوڑے جوڑے اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کو آسان ہے۔"

سورہ یٰسین میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾

"اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے پانی کی بوند سے بنایا جبھی وہ صریح جھگڑالو ہے۔"

سورتِ عبس میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

مِنْ نُّطْفَةٍ ؕ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ﴿۱۹﴾

پانی کی بوند سے اسے پیدا فرمایا پھر اسے طرح طرح کے اندازوں پر رکھا۔

سورۃ المومن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾

وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں نکالتا ہے بچّہ پھر تمہیں باقی رکھتا ہے کہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لئے کہ بوڑھے ہو اور تم میں کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لئے کہ تم ایک مقرر وعدہ تک پہنچو اور اس لئے کہ سمجھو۔

سورۃ الدھر میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖۗ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿۲﴾

"بے شک ہم نے آدمی کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ وہ اسے جانچیں تو اسے سنتا دیکھتا کر دیا۔

سورۃ النجم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَ اَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿۴۵﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿۴۶﴾

اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نَر اور مادہ۔ نطفہ سے جب ڈالا جائے۔

بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے، سیدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

"تم لوگوں کا مادۂ پیدائش ماں کے شکم میں چالیس روز تک نطفہ رہتا ہے پھر اتنی ہی مدّت خونِ بستہ ہو جاتا ہے پھر اتنی ہی مدّت گوشت کی بوٹی کی طرح رہتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کا رزق، اس کی عمر، اس کے عمل، اس کا شقی یا سعید ہونا لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونکتا ہے۔"

چنانچہ ان آیات واحادیث کی روشنی میں ایک طبقہ کا مؤقف یہ ہے کہ توالد وتناسل صرف فطری طریقہ سے ہی جائز قرار دیا جاسکتا ہے اور اس باب میں تمام غیر فطری طریقہ مطلقاً ناجائز وممنوع ہیں۔

جدید فقہی مسائل کے مصنف مولانا سیف اللہ رحمانی کا اصل موقف یہ ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے تولید ناجائز ہے اور اس کی دلیل فطرت الٰہیہ وانسانی کے خلاف ہونا پیش کی۔ اسلامی اصولوں کے بھی اسے خلاف دیا اور اس کے جواز کے لئے ناگزیر ضرورت ہونی چاہیئے جو موجود نہیں۔ ناگزیر ضرورت کو سمجھانے کی خاطر ناک میں نالی کے ذریعے پانی ڈالنے کی مثال پیش کی۔ اس بارے میں واضح بات یہ ہے کہ توالد وتناسل میں ایسی ضرورت پیش ہی نہیں آسکتی تو پھر کسی دوسری چیز کو اس کا مقیس علیہ بنانے کی کیا ضرورت تھی؟ چاہیے تو یہ تھا کہ توالد وتناسل کے لئے کوئی ناگزیر ضرورت کی جاتی پھر اسے کسی دوسری چیز پر قیاس کیا جاتا۔ دوسرا یہ کہ توالد وتناسل میں موت وحیات کے مسئلے کو مقیس علیہ بنانا درست نہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ توالد وتناسل انسانی ضرورت ہے اور اس پر انسانوں کی بقاء کا دارومدار ہے اب اس بقائے انسانی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اگر کچھ رکاوٹیں ہیں مثلاً مرد کا آلہ تناسل چھوٹا ہے یا اس میں سستی وکمزوری ہے یا دیگر ایسے اسباب جن کی وجہ سے مرد کا مادہ منویہ عورت کے رحم تک نہیں پہنچ سکتا اور اس کے پہنچانے کا کوئی اور طریقہ موجود بھی ہے جس کو فقہاء نے بالاتفاق جائز قرار دیا ہے تو پھر اس ضرورت واجازت کو لایعنی قرار دینا اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے توالد وتناسل کو حرام قرار دینا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ مصنف مذکور نے پھر خود ہی بغیر وطی صحیح کہ دیگر طریقوں سے مادہ منویہ کو عورت کے رحم تک پہنچانے اور اس سے پیدا ہونے والے بچے کے احکام نسب، وراثت اور محرمیت کا ذکر کیا اور پھر اسے زنا بھی قرار نہ دیا ان مسائل کو اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے ہونے والے بچے کو دیکھا جائے تو ان میں سے اول الذکر کو حلال اور موخر الذکر کو حرام قرار دینے کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی، مختصر یہ کہ چند شرائط پیش نظر رہیں اور ان کی پابندی کی جائے تو ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے توالد وتناسل جائز ہو گا۔

مجوزین کے دلائل

علامہ سعیدی نے اس مسئلہ پر شرح صحیح مسلم کی تیسری جلد میں **"بَابُ الْوَلَدِ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ"** کے تحت اس مسئلہ پر تقریباً تیرہ صفحات پر تحقیق کی ہے اور دلائل وبراہین کی روشنی میں اپنی تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی

کے عمل کو مطلقاً ناجائز نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس کی بعض صورتیں جائز اور بعض ناجائز ہیں۔

علامہ سعیدی کا اندازِ تحقیق:

اس مسئلہ کی تحقیق میں آپ نے کئی عنوانات پر بحث کی ہیں، جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

۱. ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تحقیق

۲. مرد کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے

۳. عورت کی وہ خرابیاں جن کی وجہ سے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ضرورت پڑتی ہے

۴. ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم

۵. مصنوعی عمل تولید کا شرعی حکم

۶. کیا ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل فطرت اللہ اور خلق اللہ کے خلاف ہے؟

۷. اعتراضات اور جوابات

۸. فقہا اہل سنت کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز

۹. اہل تشیع کی تصریحات کی روشنی میں مصنوعی طریقہ تولید کا جواز

اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ علامہ صاحب نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل کی جائز صورتوں کو فقہ کی مستند اور معتمد کتب سے اُن کی اصل نکال کر واضح کیا ہے اور فتح القدیر، البحر الرائق، فتاوی عالمگیری، المبسوط، ردالمحتار اور درِّ مختار کی روشنی میں باقائدہ چار صورتوں کا جواز ثابت کیا ہے۔

چناچہ علامہ سعیدی اس عمل کی جوازی صورتوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کا شرعی حکم

''حسبِ ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ عملِ تولید شرعاً جائز ہو گا۔

(الف) شوہر میں تولیدی جرثومے (sperms) ہوں لیکن وہ کسی بیماری کی وجہ سے عملِ تزویج پر قادر نہ ہو ایسی صورت میں شوہر کے تولیدی جرثوموں اور بیوی کے انڈوں (ova) کے ٹیوب میں ملاپ کے بعد ولادت کے لئے اس کی بیوی کے رحم (uterus) میں ان انڈوں کو رکھنا جائز ہے۔

(ب) شوہر میں تولیدی جرثومے (sperms) بھی ہوں اور عملِ تزویج پر بھی قادر ہو لیکن کسی خرابی کے باعث وہ تولیدی جرثومے نسوانی نالی (fallopian tube) تک نہ پہنچ سکیں اس صورت میں بھی شوہر کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کو لے کر ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل کرنا اور بعد ازاں بیوی کے رحم میں منتقل کرنا جائز ہے۔

(ج) نسوانی نالی سکڑ جائے یا اس میں انفیکشن ہو یا کوئی اور خرابی ہو جس کی وجہ سے کاشت شدہ انڈے رحم کی طرف سفر نہ کر سکیں ایسی صورت میں مرد کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کا ٹیسٹ ٹیوب میں ملاپ کرانا اور خلیّات میں متشکل کرانے کے بعد بیوی کے رحم میں رکھنا جائز ہے۔

(د) بیوی کے رحم کی ساخت میں کوئی ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے مرد کے جرثومے نسوانی نالی میں نہ پہنچ سکیں پھر بھی دونوں کے مادوں کا ٹیوب میں ملاپ کرانا جائز ہے۔''[۳]

علامہ سعیدی کے نزدیک مذکورہ بالا صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا عمل شوہر اور بیوی کے درمیان جائز ہے۔

''فقہائے اسلام نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ بغیر مجامعت کے مرد کے پانی کو عورت کی اندام نہانی میں پہنچا دیا جائے، جس سے عورت حاملہ ہو جائے، یہ عمل اگرچہ نادر ہے لیکن اس سے نسب ثابت ہو جائے گا اور یہ بعینہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا جزئیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے فقہاء پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، اُنھوں نے اب سے کئی سو برس پہلے ایسے اصول اور قواعد بیان کر دیے جس سے کئی سو برس بعد پیش آنے والے مسائل حل ہو گئے۔ **فجزاھم اللہ تعالیٰ عنّا احسن الجزاء۔**''[۴]

بطورِ مثال چند عبارات ملاحظہ ہوں:

علامہ ابنِ ہمّام لکھتے ہیں:

وما قیل لایلزم من ثبوت النسب منه وطئوہ لان الحبل قد یکون بادخال الماء الفرج دون جماع فنادر۔

''اور یہ جو کہا گیا ہے کہ کسی شخص سے ثبوتِ نسب سے یہ لازم نہیں آتا کہ اُس نے جماع بھی کیا ہے، کیونکہ بغیر جماع کے بھی عورت کی اندام نہانی میں نطفہ پہچانے سے عورت حاملہ ہو جاتی ہے تو یہ نادر الوقوع ہے۔''[۵]

علامہ زین الدین ابنِ نجیم نے البحر الرائق اور علامہ شبلی نے حاشیۃ الشبلی علی تبیین الحقائق میں بھی یہی جزئی نقل کی ہے۔

اسی طرح عالمگیری میں ہے:

”وان کان الزوج محبوبا ولم تعلم بحاله فجائت بولد فادعاہ وا ثبت القاضی نسبه ثمّ علمت بحاله وطلبت الفرقت فلمّا ذٰلِک لان الولد لزمه بغیر جماع کذا فی المحیط۔

"اگر شوہر کا آلہ تناسل کٹا ہوا ہو اور عورت کو اس کا پتانہ ہو اور اس کو بچہ ہو جائے اور خاوند اس بچے کا دعویٰ کرے اور قاضی اس سے نسب ثابت کر دے پھر عورت کو اس کے حال کا علم ہو اور وہ علیحدگی طلب کرے تو اُس کے لیے جائز ہے، کیونکہ بچہ اس سے بغیر جماع کے پیدا ہو گیا۔“[۶]

مصنوعی طریقہ تولید پر ایک سوال ثبوت نسب پر بھی اٹھایا جاتا ہے! لہٰذا علامہ سعیدی نے اس اشکال کے جواب میں فقہ حنفی کی مشہور کتابوں محیط، عالمگیری، المبسوط، الدر المختار اور رد المختار کی تصریحات سے ثبوتِ نسب پر دلائل دیے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

”بہر حال محیط اور عالمگیری کی عبارت سے بھی یہ واضح ہو گیا کہ اگر شوہر نے بغیر جماع کے اپنا نطفہ عورت کی اندام نہانی میں پہنچا دیا اور بچہ ہو گیا تو اُس کا شوہر سے نسب ثابت ہو جائے گا۔ علامہ شمس الدین سرخسی، علامہ حصکفی اور علامہ ابنِ عابدین شامی نے بھی اسی طرح لکھا ہے۔ فقہائے اسلام کی یہ عبارات مذکور الصدر ٹیسٹ ٹیوب بے بی (مصنوعی طریقہ تولید) کے جواز کی واضح دلیل ہیں۔“[۷]

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعہ تولید کی ناجائز صورتیں

”حسبِ ذیل صورتوں میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے ذریعے ولادت شرعاً جائز نہیں ہے۔

(الف) شوہر عملِ تزویج پر قادر ہو لیکن اس کے جرثوموں میں تولیدی صلاحیت نہ ہو یا سرے سے جرثومے نہ ہوں، اس صورت میں کسی اور کے انڈوں کا ٹیوب میں ملاپ کرایا جائے اور بعد ازاں ان کو بیوی کے رحم میں منتقل کر دیا جائے۔

(ب) عورت کے رحم میں ایسی خرابی ہو جس کی وجہ سے اس میں بچّہ بننے کا عمل نہ ہو تا ہو، ایسی صورت میں شوہر کے جرثوموں اور بیوی کے انڈوں کا ملاپ ٹیوب میں کرایا جائے اور بعد ازاں کسی اور عورت کے رحم میں اس مادے کو منتقل کر دیا جائے جو اس بچّہ کو جنم دے۔

(ج) عورت کا وہ عضو (ovary) نہ ہو، (د) عضو (ovary) میں پیدائشی خرابی ہو جس کی وجہ سے انڈے خارج نہ ہوں، (ہ) اس عضو (ovary) میں رسولی ہو۔

مؤخر الذکر تینوں صورتوں میں کسی دوسری عورت کے انڈے حاصل کر کے ان کا مرد کے جرثوموں کے ساتھ ٹیوب میں ملاپ کرایا جاتا ہے۔ یہ تینوں صورتیں اس لئے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے جرثوموں کا اس عورت کے انڈوں کے ساتھ ملاپ کرا رہا ہے جو اس کی منکوحہ نہیں ہے اور اس کو ایک اجنبی عورت کے انڈوں میں تصرف کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے، نہ وہ عورت اس بات کی مالک ہے کہ اپنے انڈے ایک اجنبی مرد کو پیش کر دے۔ اور پہلی دونوں صورتیں اس لیے ناجائز ہیں کہ مرد اپنے نطفہ کی کاشت کے لیے اس عورت کے رحم کو استعمال کر رہا ہے، جو اس کی منکوحہ نہیں ہے اور اس چیز سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔"[8]

تمام تر دلائل اور تفصیلات اس موضوع پر تحریر کرنے کے بعد اس بحث کے اختتام پر لکھتے ہیں:

"اس موضوع پر میں نے جو کچھ لکھا ہے چونکہ یہ ابتداً اور ارتجالاً لکھا ہے اور میرے سامنے اس موضوع پر کوئی اور تحقیق نہیں ہے (شارح نے یہ تحقیق ۱۹۹۰ء میں تحریر کی تھی) اس لیے ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی نقص یا خطا کا پہلو ہے بہر حال میں نے جو کچھ لکھا اگر یہ حق اور صحیح ہے تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر اس میں کوئی سقم اور خطاء ہے تو اس کا سبب میرا ناقص مطالعہ اور سوء فہم ہے۔"[9]

علامہ سعیدی کی اس تحقیق کو بار گاہِ الٰہی میں اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ اس کے ذریعے دو غیر مسلموں کو دولت ایمان نصیب ہوئی۔ چنانچہ مولانا عبد المجید شر قپوری (مقیم برطانیہ) نے انگریز سکالرز کی مجلس میں اسلام کی حقانیت پر دلائل دیتے ہوئے مصنوعی تخم ریزی کے حوالہ سے علامہ سرخسی کی دلیل جسے شرح صحیح مسلم میں نقل کیا گیا تھا پیش کیا:

"جس شخص کا آلہ تناسل کٹا ہوا وہ جماع نہیں کر سکتا، ایسے شوہر کا نطفہ اگر بغیر جماع کے کسی اور ذریعہ سے عورت کی اندام نہانی میں پہنچے گا، اور بچہ پیدا ہو جائے گا تو اس کا نسب اس عورت کے شوہر سے ثابت ہو گا۔"[10]

علامہ عبد المجید مزید لکھتے ہیں:

"میڈیکل سائنس کو آج معلوم ہوا ہے کہ بغیر جماع کے بچہ پیدا ہو سکتا ہے اور ہمارے فقہاء نے ایک

ہزار سال پہلے یہ مسئلہ بتادیا تھا۔ جب انہوں نے یہ تقریر سنی تو ان میں سے دو انگریزوں نے اسلام قبول کر لیا، مَیں نے ایک کا نام محمد سلیم اور دوسرے کا نام محمد عابد رکھا۔""[1]

غور طلب بات یہ ہے کہ علامہ سرخسی کی یہ عبارت جس کو سماعت کر کے دو غیر مسلموں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی وہ مبسوط میں ایک ہزار سال سے موجود ہے۔ علامہ سعیدی کی فقہ میں گہرائی اور دقتِ نظر ہے جو آپ نے اس عبارت کو منظر عام پر لا کر اسے مصنوعی طریقہ تولید پر منطبق کیا۔

خلاصہ بحث:

حصول اولاد کا مسئلہ اگر ٹیسٹ ٹیوب کے بغیر حاصل نہ ہو سکتا ہو تو اس طریقے کو علاج کی صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے اور پھر جب ٹیسٹ ٹیوب میں خاوند کا نطفہ جائز طریقے سے حاصل کر کے اس کی بیوی کے رحم میں رکھا جائے تو اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔ شریعت میں بہت سے ایسے جزئیات پائے جاتے ہیں جو بوقت ضرورت وعلاج جائز ہو جاتی ہیں جیسا کہ دانت نکلوانا بظاہر خلاف شریعت ہے لیکن بوقت ضرورت جائز ہے یونہی خون نکالنا ناجائز لیکن بوقت مجبوری جائز ہو جاتا ہے لہٰذا عمل تولید بذریعہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی بوقت ضرورت اور بطور علاج جائز ہونے میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

حواشی وحوالہ جات

[۱] علامہ غلام رسول سعیدی کے احوال جاننے کے لیے مطالعہ کیجیے: ڈاکٹر محمد عاطف اسلم راؤ، **تذکرہ محدث اعظم پاک وہند**، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور، ۲۰۱۸ء۔

For detailed biography of ‘Allāma Ghulām Rasōl Sa‘eedī read: Dr Muhammad Atif Aslam Rao, ***Tadhkirah Muḥaddith e A‘azam Pāk o Hind***, Zia ul Quran, Publications, Lahore, 2018.

[2] http://en.wikipedia.org/wiki/In_vitro_fertilisation retrieved on 13-12-19.

[۳] علامہ غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، فرید بک سٹال، لاہور، ط۹، فروری ۲۰۰۱ء، ج۳، ص۹۳۶–۹۳۷۔

‘Allāma Ghulām Rasōl Sa‘eedī, ***Shraḥ Ṣaḥiḥ Muslim***, Farid Book Stall, Urdu Bazar, Lahore, 9th Edition, February, 2001, 3/936-937.

[۴] ایضاً ج۳، ص۹۳۷۔

Ibid. 3/937.

[۵] ایضاً۔

Ibid.

[۶] ایضاً ص۹۳۷–۹۳۸۔

Ibid. 937-938.

[۷] ایضاً ص۹۳۸۔

Ibid. 938.

[۸] ایضاً۔

Ibid.

[۹] ایضاً ص۹۴۸۔

Ibid. 948.

[۱۰] تاثرات از علامہ عبد المجید شرقپوری، شرح صحیح مسلم، ط۸، مئی ۲۰۰۰ء، ج۱، ملخصًا ص۶۵_۶۶۔

Preface by ‘Allāma ‘Abdul Majīd Sharqpūrī, ***Shraḥ Ṣaḥiḥ Muslim***, Farid Book Stall, Urdu Bazar, Lahore, 8th Ed., May, 2000, 1/65-66.

[۱۱] ایضاً ج۱، ص۶۶۔

Ibid.1/66.